علامہ غلام رسول سعیدی کی علمی و دینی خدمات

مہوش خالد، ریسرچ اسکالر، شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی

ABSTRACT

Moulana Ghulam Rasul Saeedi was born in Dehli on 1938. He get education till class five in Punjab Islamia High School in Dehli. Moulana Saeedi then migrated from Dehli to Karachi with his family and completed his education till class nine but because of financial crisis could not continue further studies. Moulana Saeedi then learnt composing and served in different press clubs for eight years. Ghulam Rasul Saeedi that during his job he was not well aware of the religious and worldly affairs like other common People. Moreover, his father and brother were Ahl-e-Hadis and he was inspired by Maslit-e-Haq.Moulana Saeedi said that Salut-o-Salam was deeply in core in his heart of he heard Salat-o-Salam at any time, he ws greatly devoted by it this is only a gift of God, not every man has a privilege to take advantage of the divine melody of Salat-O-Salam.

Ghulam Saeedi took early religious education from Moulana Muhammad Nawaz Owaisi and then learnt Persian from Abdul Maeed Owaisi then went to Khanpur with him and there went to Jam-e-Naeemia, Lahore. There he studied Kafia, Shrah-e-Tehzeeb, Asul-Ul-Shahi, Noor-Ul Anwar.

After the completion of his studies in 1966, he started teaching in Jam-d-Naeemia, Lahore. He tought theire for four years and in 1970 starting teaching Dour-e-Hadith. He visited Karachi in 1978 on Mufti Syed Shujat invitation and tought at Dar-Ul-Oloom Naeemia Karachi for one years. Ghulam Rasul is a great teachers. Whenever hs is teaching Hadith Sharif it seems that he is also teaching the history, principles ^ theory.

He is an extra ordinary writer and debator. He has such a knowledge of gthe topic that your find yourself indulged in his words. He piles up evidences and

arguments. His addresses is scholastic ,erudite, wise but on the same time lucid through which every common man can get benefit. The problems which are spread on thousand papers are compiled in just few sentences. He has an art of simplifying matters.

Allam Ghulam Rasul Saeedi is such our inspiring and witty personality of consent times who has expertise in every field. If me see according to the authentic city there is no comparison , if me see according to his writing capabilities, there is no example.

In short, he is a great scholars, great writer extra ordinary Muhadis, Marvellous lecturer, expert logistic and a complete an descent person. He is on a very higher status in the field of research and most of the scholars contact his to solve very critical answers and considers his opinion as final.

Allam Ghulam Saeedi is not a name of single person but he himself is an institute and Association.

May allah give him long life "Ameen"

مولانا غلام رسول سعیدی ۱۹۳۸ء میں دہلی کے ایک متمول خاندان میں پیدا ہوئے۔ دہلی میں پنجابی اسلامیہ ہائی اسکول میں پانچ جماعتوں تک ہی تعلیم حاصل کی مولانا سعیدی اپنے خاندان سمیت دہلی سے ہجرت کر کے کراچی چلے آئے اور مزید نویں جماعت تک تعلیم جاری رکھی لیکن مختلف معاشی حوادث و مسائل کی وجہ سے تعلیم جاری نہ رہ سکی۔ اور مولانا سعیدی نے کمپوزنگ کا کام سیکھا اور تقریباً آٹھ سال تک کراچی کی مختلف پریسوں میں کام کرتے رہے۔ غلام رسول سعیدی کا کہنا ہے کہ ملازمت کے دوران اگرچہ عام لوگوں کی طرح مذہب و دینی مسائل سے چنداں واقفیت نہ تھی مزید برآں یہ کے والد صاحب اور بڑے بھائی اہلِ حدیث تھے جبکہ مولانا سعیدی مسلکِ حق کی طرف شروع ہی سے راغب تھے مولانا سعیدی فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ وسلام کی محبت اور چاشنی میرے نہاں خانۂ دل میں جاگزیں تھی حتٰی کہ اگر رات کے وقت بھی کہیں سے صلوٰۃ وسلام کے روح پرور نغمے کی آواز سنائی دیتی تو اٹھ کر دست بستہ ہو کر کھڑا ہو جاتا اور جب تک صلوٰۃ و سلام کی پیاری اور دلکش آواز آتی رہتی ادب و احترام سے کھڑا رہتا واقعی ذوقِ سلیم اور سلامتی طبع کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی یہ تو ربِ کریم کی دین ہے جسے چاہے نواز دے۔ ذٰلک فضلُاللّٰہِ یؤ تیہِ من یشاءُ۔(۱)

غلام رسول سعیدی کو تعلیم حاصل کرنے کا شوق اس طرح پیدا ہوا کہ ۱۹۵۶ء میں پریس کی طرف سے جمعہ کی نماز ادا

کرنے کے لیے وقفے کی منظوری ہوئی۔حسنِ اتفاق کہ مولانا سعیدی جس مسجد میں نمازِ جمعہ ادا کرنے کے لیے گئے وہاں سنی حنفی بریلوی خطیب تھے ہوتے ہوتے آرام باغ کی جامع مسجد میں جانا شروع کردیا۔وہاں مناظرِ اسلام، ضیغم سنیت مولانا محمد عمر اچھروی ؒ کی تقریریں سننے کا اتفاق ہوا۔ان کی تقریروں میں بلا کا سوز وگداز تھا بس پھر کیا تھا دل میں علمِ دین حاصل کرنے کی تڑپ پیدا ہوگئی، ذہنی طور پر ایک انقلاب آچکا تھا۔

انہی دنوں جامعہ محمدیہ رضویہ، رحیم یار خان کے سالانہ اجلاس کا اشتہار نظر سے گزرا، جس میں علمِ دین کے شائقین کو پڑھنے کی دعوت دی گئی تھی مولانا سعیدی فوراً رحیم یار خاں پہنچے اور جامعہ محمدیہ رضویہ میں داخل ہوگئے۔آپ نے حصولِ علم کی خاطر ملازمت چھوڑ دی مولانا سعیدی کا کہنا ہے کہ میں نے درسِ نظامی کے تمام مروجہ علوم پڑھے۔حدیث وتفسیر اور اجلہ علماء کی تصنیفات کا غائر نظر سے مطالعہ کیا، لیکن نبی ﷺ کے علمِ غیب شریف کے انکار کی کوئی گنجائش نظر نہیں آئی۔

نیز اس طرف آکر اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کی تصنیفات کے مطالعے کا بھی موقع ملا۔مولانا سعیدی کو آپ کی تحریرات میں آقائے دوعالم ﷺ کے علمِ غیب کے بیان کے لہلہاتے ہوئے باغ دکھائی دیئے۔مولانا سعیدی اعلیٰ قدس سرہ کی تحریرات سے بے حد متاثر ہیں، فرماتے ہیں:

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ کے علمی کارنامے یوں تو ان گنت اور بے شمار ہیں ،لیکن جو خصوصیت آپ کے ترجمۂ قرآن کو حاصل ہے، وہ اسی کا حصہ ہے۔یہ ترجمہ تمام معتبر تفاسیر کا خلاصہ ہے۔آسان و سادہ عبارت کے ٹکڑوں میں حقائق ومعارف کے خزانے سمو کر رکھ دیئے ہیں۔کلامِ الٰہی کی ظاہر نصوص پر جو اشکال وارد ہوتے ہیں، ترجمہ کی خوبی سے وہ سب مندفع ہوجاتے ہیں۔اس ترجمہ میں رازی کی موشگافیاں ہیں۔غزالی کا تصوف ہے ،جامی کی وارفتگی ہے، نعمان کا تفقہ ہے، آلوسی کی دقت ہے۔میں نے اعلیٰ حضرت کا زمانہ نہیں پایا، لیکن جب میں آپ کی تحریرات کو دیکھتا ہوں تو میرے ذہن میں ایک ایسی شبیہ ابھرتی ہے جس کی آنکھوں میں فاروقی جلال، لبوں پر ملکوتی تبسم ،چہرہ ایسا جیسے کھلا ہوا قرآن، گفتار میں علی مرتضیٰ کی حلاوت، کردار میں ابوذر کا استغناء، نفس میں گرمی ٔ صدیق، انداز میں بلال کی تب وتاب۔الغرض اعلیٰ حضرت کی شخصیت کیا ہے، گویا انجمن عشاق مصطفیٰ کا ایک جامع عنوان ہے۔

مولانا غلام رسول سعیدی نے مولانا محمد نواز اویسی سے ابتدائی کتب (کریما وغیرہ) اور ترجمہ قرآن پڑھا اس کے بعد عبدالمجید اویسی سے فارسی کی بقیہ کتب اور صرف ونحو پڑھی پھر انہی کے ہمراہ سراج العلوم خانپور گئے اور وہاں سے جامعہ نعیمیہ لاہور تشریف لے گئے یہاں مولانا عبدالغفور سے کافیہ' شرح تہذیب' اصول الشاشی' نور الانوار پڑھی۔(۲) مولانا غلام رسول سعیدی نے مفتی محمد حسین نعیمی ؒ سے شرح جامی' قطبی' جلالین شریف اور ہدایۃ الحکمۃ پڑھیں مفتی محمد حسین نعیمی برِصغیر کے علمی اور سیاسی حلقوں کی معروف وممتاز شخصیت ہیں تبلیغِ دین اور اشاعتِ مسلک میں انہوں نے ہمیشہ مثبت

طریقہ کار کو اپنایا مخالفین کے ساتھ ان کا رویہ مخاصمانہ نہیں بلکہ ہمدردانہ ہے وہ اہلِ بدعت اور گمراہ فرقوں کے ساتھ تشدد اور منافرت کے سلوک کی جگہ خیر خواہی سے انہیں حق وصداقت کی تلقین کرنے کے قائل ہیں۔ان کے اسی طرز تبلیغ کی وجہ سے کئی بیگانے اپنے اور کئی مخالفین موافق ہوگئے۔مفتی محمد حسین نعیمی نے ہمیشہ محراب ومنبر کو رسول اللہ ﷺ کی امانت سمجھا۔ان کی تائدنہ کسی ذاتی ودنیاوی منفعت کے لئے ہوتی نہ تردید کسی سیاسی مقصد براری کی خاطر۔

مولانا غلام رسول سعیدی نے تلخیص کے چند اسباق مفتی عزیز احمد بدایونیؒ سے پڑھے۔جامعہ نعیمیہ میں ملک المدرسین، استاذ وعلماء مولانا عطا محمد چشتی گولڑویؒ شیخ الحدیث دارالعلوم امدادیہ مظہریہ بندیال شریف ضلع خوشاب کے متعلق سنا کہ اس وقت مدرسین میں ان کے پائے کا کوئی عالم نہیں اور ان کا تلامذہ اکثر وبیشتر قابل ترین مدرس ہیں۔ساتھ ساتھ یہ بھی پتہ چلا کہ بندیال شریف ایک دور افتادہ دیہات ہے۔وہاں طلبہ کو وہ سہولتیں میسر نہیں ہوتیں جو عموماً شہروں میں ہوتی ہیں،لیکن بایں ہمہ شوق تھا کہ ایک لحہ بھی ٹھرنے نہ دیتا تھا۔آخر تمام تکالیف کے لیے تیار ہو کر ذوق علم آپ کو بندیال شریف' ضلع خوشاب کھینچ لایا۔ان دنوں طریقہ یہ تھا کہ دوپہر کے وقت ایک ایک روٹی فی کس ملتی تھی (وہ روٹی خاصی بڑی ہوتی تھی جسے طلباء دوپہر کے وقت لسی کے ساتھ کھاتے تھے،لیکن مولانا سعیدی کے لئے لسّی مضر تھی،اس لئے اکثر وبیشتر لقمہ منہ میں ڈال کر اوپر سے پانی کا گھونٹ پی لیتے تھے اور اس طرح پوری روٹی کھا لیتے اور کبھی کبھار چار پیسے کا گڑ لے لیتے اور اس سے روٹی کھا لیتے ان دنوں بندیال شریف کے مدرسے کی آمدن کچھ اتنی نہ تھی کہ طلباء کا انتظام بہتر بنایا جاسکے۔اب بفضلہٖ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہت بہتر انتظام ہے۔یہاں آکر آپ نے استاذ العلماء رئیس المناطقہ علامہ عطا محمد بندیالوی علیہ الرحمتہ سے کتبِ منقول ومعقول جامع ترمذی' توضیح تلویح' ہدایہ اخیرین' مختصر المعانی' مطول' ملاحسن' میبذی' صدرا' شمس بازغہ' زواہدِ ثلثہ' قاضی مبارک' حمد اللہ' خیالی اور مسلم الثبوت وغیرہ پڑھیں۔اخیر میں آپ جامعہ قادریہ' فیصل آباد تشریف لے گئے جہاں آپ نے مولانا ولی النبی علیہ الرحمتہ سے ''اقلیدس'' اور ''تصریح'' پڑھی۔

۱۹۶۶ء میں علوم عقلیہ ونقلیہ سے فراغت حاصل کر کے اسی سال جامعہ نعیمیہ' لاہور میں پڑھانا شروع کیا۔چار سال تک آپ مختلف علوم وفنون کی کتابیں پڑھاتے رہے اور ۱۹۷۰ء سے دورہ حدیث پڑھانا شروع کیا۔۱۹۷۸ء میں مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمتہ کی دعوت پر آپ کراچی تشریف لائے اور ایک سال تک دارالعلوم نعیمیہ' کراچی میں حدیث شریف کے اسباق پڑھاتے رہے۔(۳)

مولانا غلام رسول سعیدی فرماتے ہیں کہ مفتی سید شجاعت علی سے میرے بہت دیرینہ مراسم تھے۔ہمارے ذہنوں' خیالات اور نظریات میں بہت ہم آہنگی تھی۔مسائل حاضرہ پر ہم ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کرتے تھے اپنے اپنے نظریات پر دلائل قائم کرتے تھے۔بعض اوقات ہم میں نظریاتی اختلاف بھی ہوتا تھا' کبھی ہم ایک دوسرے سے اتفاق کر

لیتے اور کبھی اپنے موقف پر قائم رہتے تھے لیکن ہماری باہمی دوستی، الفت اور محبت میں کبھی فرق نہیں آیا۔ ہم مسائل پر بحث بھی کرتے تھے اور بے تکلفانہ نوک جھونک بھی کرتے تھے۔ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ بہت شگفتہ مزاج اور حاضر جواب تھے۔(۴)

غلام رسول سعیدی دارالعلوم نعیمیہ میں خدمات انجام دیتے رہے بعد ازاں مفتی محمد حسین نعیمی کی علیہ الرحمتہ کی خواہش پر دوبارہ جامعہ نعیمیہ لاہور چلے گئے۔ ۱۹۸۳ء میں غلام رسول سعیدی کو کمر کی تکلیف اور شوگر کا عارضہ لاحق ہو گیا۔ جس کی وجہ سے نیچے بیٹھ کر پڑھانا دشوار ہو گیا۔ سو مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمتہ کے بیحد اصرار پر ۱۹۸۵ء میں دوبارہ کراچی تشریف لے آئے اور بحیثیت شیخ الحدیث کے دارالعلوم نعیمیہ کراچی میں رونق افروز ہوئے اور تادم تحریر یہیں اقامت پذیر ہیں۔

غلام رسول سعیدی ایک ایسے عظیم استاد اور مدرس ہیں کہ اگر حدیث شریف پڑھا رہے ہوں تو یوں لگتا ہے کہ آپ اس کے ساتھ ساتھ فقہ منطق تاریخ وسیرت اور اصولِ فقہ اور اصولِ حدیث بھی پڑھا رہے ہیں۔ آپ ایک عظیم ع بے مثال خطیب ہیں کہ آپ جس موضوع پر بھی خطاب کر رہے ہوں آپ اس میں علوم و معارف کا دریا بہا رہے ہوتے ہیں۔ دلائل و براہین کا انبار لگا دیتے ہیں اور آپ کا خطاب عالمانہ، فاضلانہ اور محققانہ ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی عام فہم بھی ہوتا ہے جس سے عوام و خواص سب ہی یکساں مستفید ہوتے ہیں۔ فقہاء کا سینکڑوں صفحات پر بکھرا ہوا مسئلہ صرف چند جملوں میں سلجھا دیتے ہیں اور اس کا خلاصہ اور نچوڑ ایسا بناتے ہیں کہ دریا کوزے میں بند کر دیتے ہیں۔

استاد الاساتذہ رئیس المصنفین بے مثل مدرس ہیں۔ علامہ سعیدی زید عمرہ ۱۹۶۶ء سے اب تک مسندِ تدریس پر فروزاں ہیں۔ فاضل موصوف مدظلہ العالی کی شہرت چہار دانگ عالم میں بڑی دور دور تک پھیل چکی ہے اور اطراف و اکناف عالم سے لاتعداد تشنگان علم وفیض آپ کی خدمت میں آ کر علم کی پیاس بجھا رہے ہیں۔ آپ کے تلامذہ کا حلقہ برِصغیر پاک و ہند کے علاوہ یورپ، امریکہ اور افریقہ کے دور دراز ملکوں تک پھیلا ہوا ہے اور آج آپ سے اکتسابِ علم وفیض کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور اپنی اپنی جگہ اپنے استاذ محترم کے علم وفیض کو چہار دانگ عالم میں پھیلا رہے ہیں اور آپ کے لئے باعثِ اجر عظیم اور صدقہ جاریہ ہیں ذیل میں چند مشہور اور نامور تلامذہ کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

(۱) مولانا صاحبزادہ محمد حبیب الرحمٰن محبوبی برطانیہ

(۲) مولانا نصیر اللہ نقشبندی کراچی

(۳) مولانا محمد فاروق چشتی برطانیہ

(۴) مولانا عبداللہ سلطانی برطانیہ

(۵) مولانا صاحبزادہ دلشاد احمد قادری برطانیہ

(٦) مولانا خلیل احمد برطانیہ

(۷) مولانا صاحبزادہ جمیل الرحمٰن لاہور

(۸) پروفیسر مولانا محمد مقصود احمد لاہور

(۹) علامہ غلام نصیر الدین جامعہ نعیمیہ لاہور

(۱۰) مولانا محمد عارف چشتی بریڈفورڈ برطانیہ

(۱۱) مولانا محمد ناصر چشتی فاضل نعیمیہ کراچی

(۱۲) مولانا حافظ محمد اسماعیل نورانی کراچی۔(۵)

علامہ غلام رسول سعیدی کے معتقدین ومحبین کا ایک وسیع حلقہ یورپ وامریکا میں بھی پھیلا ہوا ہے۔آپ دومرتبہ برطانیہ تبلیغی دورے پرتشریف لے جاچکے ہیں۔پہلی بار ۱۹۹۰ء میں گئے اور تین ماہ تک برطانیہ کے مختلف شہروں لندن ' مانچسٹر' بریڈفورڈ' برمنگھم اور برسٹل وغیرہ میں دینی اجتماعات سے خطاب کیا' مختلف مقامات پر لیکچر دیئے اور مختلف مساجد میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب فرمائے۔۲۰ دسمبر ۱۹۹۰ء کو واپسی پر زیارتِ حرمین شریفین کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔

۱۹۹۲ء میں آپ دوبارہ برطانیہ تشریف لے گئے اور دو ماہ تک قیام فرمایا۔اس میں بھی مختلف اجتماعات سے خطابات فرمائے۔اہم بات یہ ہے کہ اپنے دونوں تبلیغی دوروں میں آپ نے شرح صحیح مسلم کا کام بھی جاری رکھا۔چنانچہ پہلے دورے میں ''کتاب اللباس والزینۃ'' کے ۱۴۲ ابواب کی شرح تحریر فرمائی اور دوسرے دورے میں کتاب الطہارہ کے ۱۳ ابواب کی شرح فرمائی۔(٦)

شرح صحیح مسلم' جلد ثالث میں علامہ غلام رسول سعیدی نے تحقیق سے اس بات کو ثابت کیا کہ جس سال یومِ عرفہ جمعہ کے دن ہو' اس سال کا حج' حج اکبر ہوتا ہے اور اس حج کا ثواب ستر (۷۰) حج سے بڑھ کے ہوتا ہے' نیز رسول ﷺ نے جس سال حج فرمایا تھا اس سال یومِ عرفہ جمعہ کے دن تھا۔

علامہ غلام رسول سعیدی اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن بھی رہ چکے ہیں۔فروری ۱۹۹۷ء میں آپ رکن منتخب ہوئے اور مقررہ میعاد کے مطابق ۱۹۹۹ء تک اس کے رکن رہے اور نامور عالمِ دین اور محقق ہونے کی حیثیت سے مسلکِ اہلسنت کی نمائندگی فرمائی۔

علامہ غلام رسول سعیدی نے مشہور و بے بدل شیوخ حضرت غزالی زماں مولانا احمد سعید کاظمی، حضرت استاذ الاساتذہ مولانا عطا محمد، حضرت استاذ العلماء علامہ مفتی محمد حسین نعیمی سے روحانی اور علمی استفادہ کیا ہے، ان شیوخ کی ماہرانہ تربیت ہی کا نتیجہ ہے کہ علامہ غلام رسول سعیدی جیسا نایاب ہیرا ہر پہلو سے اس قدر رنگین شعاعیں دیتا ہے کہ دیکھنے والے حیران اور ششدر رہ جاتا ہے۔

علامہ غلام رسول سعیدی بیک وقت بہترین مدرس، مفتی، مناظر، مصنف اور فصیح و بلیغ ادیب و خطیب ہیں۔ آپ نے علوم وفنون کے ماہر استاذ کی حیثیت سے نام پیدا کیا ہے۔ فنِ حدیث کی گہرائیوں میں اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ جب درس حدیث کی مسند پر بیٹھتے ہیں تو حدیث پاک کے علوم وعقلیہ ونقلیہ کا مآخذ قرار دیتے ہوئے فنون کے اصول و جزئیات کو اس پر متفرع کرتے چلے جاتے ہیں اور پھر معارف حدیث سے ان تفریعات کی توثیق کرتے ہیں۔

علامہ غلام رسول سعیدی ایسے محقق ہیں کہ آپ کی تمام تصنیفات آپ کے تبحر علمی اور فقی تحقیقات سے مملو ہیں مگر آپ نے خصوصاً شرح صحیح مسلم اور تفسیر تبیان القرآن میں علم وحکمت اور علمی وفقہی ایسی تحقیقات قلم بند کی ہیں کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔ بلاشبہ آپ نے شرح صحیح مسلم اور تبیان القرآن میں سینکڑوں شروحاتِ حدیث وتفاسیر قرآن کا خلاصہ، نچوڑ اور لبِ لباب بڑے خوبصورت اور دل نشین انداز میں پرو دیا۔ علامہ غلام رسول سعیدی کی تمام ہی تصنیفات اپنی اپنی جگہ ممتاز مقام رکھتی ہیں۔ آپ تحریر کے میدان میں طاق واقع ہوئے ہیں۔ اب تک آپ کی حسبِ ذیل تصانیف منظرِ عام پر آچکی ہیں۔

۱۔ شرح صحیح مسلم:

شروح حدیث میں علامہ غلام رسول سعیدی کی شرح صحیح مسلم کا مقام ومرتبہ بہت بلند ہے۔ یہ شرح، صحیح مسلم کی وہ واحد شرح ہے جو اردو زبان میں ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی ضخیم اور مبسوط بھی ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی مدظلہ العالی نے ۱۹۸۰ء میں اس شرح کو لکھنا شروع کیا تھا۔ پہلی جلد لکھنے کے بعد علیل ہونے کی وجہ سے ۴ سال تک یہ کام معرض التواء میں رہا۔ مارچ ۱۹۸۶ء میں شرح کا کام دوبارہ شروع کیا۔ اور جنوری ۱۹۹۳ء میں اس کی ۷ جلدیں مکمل فرمائیں۔ علالت سے قبل لکھی جانیوالی جلد اوّل بہت مختصر تھی، اس کو بقیہ مجلدات کی طرز پر لانے کے لیے دوبارہ تحریر فرمایا۔ یوں یہ عظیم وخطیر کام فروری ۱۹۹۴ء کے وسط میں پایہ تکمیل کو پہنچا اور اب تقریباً ۸ ہزار صفحات پر مشتمل، مفصل شرح مسلم موجود ہے۔ اس میں تعجب خیز اور حیران کن امر یہ ہے کہ شارح نے انتہائی تحقیق وتفصیل اور شرح وبسط کے ساتھ لکھنے کے باوجود صحیح مسلم کی شرح میں فقط آٹھ سال کے عرصہ میں ۸ ہزار صفحات تحریر فرما دیئے۔

شرح صحیح مسلم میں شرح کا جو اسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ بہت جامع ہونے کے ساتھ ساتھ قارئین کی سہولت اور

ذوقِ مطالعہ کت بھی موافق اور مطابق ہے۔ سب سے پہلے ہر باب کی احادیث کو یکجاں کر کے ان با محاورہ اور سلیس ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعدازاں مختلف عنوانات کے تحت ترجمہ کردہ احادیث کی شرح اوران سے متعلقہ مباحث پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔ حدیث کی شرح کرتے ہوئے شارح نے مستند اور معتمد شارحین حدیث کی آراء کو مکمل حوالہ جات کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ اور حدیث کے ماتحت گفتگو کرتے ہوئے زیرِ بحث مسئلہ پر قرآن حکیم اور احادیثِ صحیحہ سے استشہاد کرنے کے ساتھ ساتھ علماء کے پیش کردہ دلائل پر بحث ونظر اور (ان سے اختلاف کی صورت میں) اپنے موقف کی مدلل تشریح بھی فرمائی ہے۔ نیز حدیث کے ماتحت آنے والے مباحث ومسائل کے علم تفسیر یا علمِ حدیث سے متعلق ہونے کی صورت میں ائمہ مفسرین اور ماہرینِ حدیث کی باحوالہ تصریحات پیش کی ہیں' اور علمِ فقہ سے متعلق ہونے کی صورت میں مستند فقہاء کرام کے ارشادات پیش کئے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ قرآن وسنت اور علماء متقدمین و محققین کی عبارات کی روشنی میں عصرِ حاضر کے مسائل پر بھی محققانہ بحث فرمائی ہے۔ نیز زیرِ بحث حدیث سے مستنبط ہونے والے فوائد ومسائل بھی تفصیل واختصار کے ساتھ ذکر فرمائے ہیں۔ نیز متعلقہ حدیث کے ماتحت اہلسنت وجماعت کے عقائد ومعمولات کی مدلل تشریح اور مخالفین مذہب کی مہذب گرفت کرنے کے ساتھ ساتھ علماء مفسرین وشارحین کے علمی مسامحات پر باوقار تنبیہات بھی فرمائی ہیں۔(۷)

۲۔تفسیر تبیان القرآن:

''تبیان القرآن' علامہ غلام رسول سعیدی کی ایسی تفسیر ہے جس میں سینکڑوں تفاسیر قرآن کا خلاصہ اور نچوڑ بڑے خوبصورت و دلنشیں انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ علامہ غلام رسول سعیدی نے تفسیر ''تبیان القرآن'' کی ابتداء ۱۰ رمضان المبارک ۱۴۱۴ھ بمطابق ۲۱ فروری ۱۹۹۴ء سے کی۔ آپ اور بارہ جلدوں میں ۱۰۸۰۸ اصفحات پر مشتمل اس تفسیر کو مکمل کیا۔(۸)

''تبیان القرآن'' دورِ حاضر کی نہایت جامع' کامل اور مکمل تفسیر ہے۔ اس میں ہر بات جدید معیارِ تحقیق کے مطابق' کتاب' صفحہ' مصنف' مطبع اور سن طباعت کے حوالوں کے ساتھ نقل کی گئی ہے۔ یہ چیز دیگر کتب تفاسیر میں بہت مخصوص موضوعات کے ضمن میں خال خال تو ملے گی' لیکن اس کا کلی التزام نہیں ملے گا۔(۹)

علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر حقائق ودقائق' معانی ومعارف کا خزینہ اور تحقیق وتخلیق کا گنجینہ ہے۔ مستقبل کا کوئی بھی مفسر ومحقق ''تبیان القرآن'' کے کسی بھی نتیجہ فکر سے اختلاف تو کرسکتا ہے لیکن اس سے صرفِ نظر نہیں کرسکتا۔ اس کے علاوہ مقام ولایت ونبوت' تذکرۃ المحدثین' توضیح البیان' مقالاتِ سعیدی' حیات استاذ العلماء' ضیاء کنزالایمان' ذکر بالجہر' فاضل بریلوی کا فقہی مقام' معاشرے کے ناسور' لفظ خدا کی تحقیق' مقامِ مصطفیٰ ﷺ کی شرعی حیثیت، ضرورت واہمیت وغیرہ

آپ کی بے مثال تصانیف ہیں۔

غلام رسول سعیدی زید مجدہ دورِ حاضر کی ایک ایسی ہمہ جہت شخصیت ہیں جن کی نظریں علمی میدان میں چاروں طرف مرکوز ہیں۔ فقاہت وثقاہت کے لحاظ سے دیکھیں تو نادر روزگار تصنیف وتالیف کے اعتبار سے دیکھیں تو اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ الغرض! آپ بیک وقت ایک مستند ومعتبر عالمِ دین عظیم المرتبت محدث بے بدل مفسر بے مثال خطیب بہترین مدرس وسیع النظر فقیہ بالغ نظر مورخ صاحب طرز ادیب منطق وفلسفہ میں ماہر اور جامع المعقول والمنقول شخصیت ہیں۔ آپ علمی میدان میں نقاہت اور ثقاہت اور تحقیق تدقیق کے لحاظ سے اس عظیم مقام پر فائز ہیں کہ اکثر پیچیدہ اور مسائل دقیقہ میں علماءِ وقت بھی آپ ہی سے رجوع کرتے ہیں اور آپ کی رائے اور تحقیق کو حتمی تسلیم کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ علامہ سعیدی! ایک فرد کا نام نہیں ایک مکمل ادارے بلکہ ایک پوری انجمن کا نام ہے۔(۱۰) اللہ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین

☆☆☆

حوالہ جات

۱۔ غلام رسول سعیدی، توضیح البیان، ص ۱۰، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی

۲۔ محمد اسماعیل، فہارس شرح صحیح مسلم ص ۸۔۱۳، مطبوعہ فرید بک اسٹال اردو بازار، لاہور

۳۔ غلام رسول سعیدی، توضیح البیان، ص ۱۵۔۱۶، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی

۴۔ غلام رسول سعیدی، مقالاتِ سعیدی، ص ۶۲۴، فرید بک اسٹال اردو بازار لاہور

۵۔ غلام محمد بندیالوی، قرۃ عیون الاقیال فی تذکرہ فضلا البندیال، ص ۲۴۶، جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

۶۔ علامہ غلام رسول سعیدی، شرح صحیح مسلم، ج ۱، ص ۹۱۴، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، کراچی۔

۷۔ محمد اسماعیل، فہارس شرح صحیح مسلم ص ۱۷، مطبوعہ فرید بک اسٹال اردو بازار، لاہور

۸۔ غلام رسول سعیدی، تفسیر تبیان القرآن، ج ۱۲، ص ۱۰۵۹۔

۹۔ آس محمد سعیدی، اشاریہ تبیان القرآن، ص ۳۳، فرید بک اسٹال اردو بازار، لاہور

۱۰۔ غلام محمد بندیالوی، قرۃ عیون الاقیال فی تذکرہ فضلا البندیال، ص ۲۴۶۔۲۴۷، جامعہ مظہریہ امدادیہ بندیال شریف

☆☆☆